الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)) ❶
''رسول اللہ کے بعد جعفر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی شخص جوتی پہن کر چلا، نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ اونٹ کی کاٹھی پر چڑھا۔'' (یعنی سخاوت اور مسکین سے محبت میں کوئی شخص ان سے افضل نہ تھا، یہ نہیں کہ سیدنا جعفر مطلقاً سب صحابہ سے افضل تھے)''

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

''مسلمانوں کے سردار، شہید اسلام، مجاہدین کے سالار، ابوعبد اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی، ابن عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی، ہاشمی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی، جوان سے دس سال بڑے تھے، انہوں نے دو ہجرتیں فرمائیں۔ حبشہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مسلمانوں کو خیبر کے مقام پر ملے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ آپ مدینہ منورہ میں چند ماہ ٹھہرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ موتہ میں امیر لشکر مقرر فرما دیا۔ پس یہ اسی غزوہ ہی میں شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مدینہ منورہ آنے سے بہت خوش ہوئے تھے۔ ان کی وفات سے آپ غمگین بھی بہت ہوئے۔'' ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ''تقریب التہذیب'' میں ان کا تذکرہ یوں مرقوم ہے:

''جعفر بن ابی طالب ہاشمی، ابوالمساکین، ذوالجناحین، عظیم الشان صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی، ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے، ان کا ذکر صحیح بخاری و مسلم میں موجود ہے، اگرچہ ان سے کوئی روایت مروی نہیں ہے۔'' ❸

---

❶ جامع الترمذي، المناقب، باب قول أبي هريرة ما احتذى النعال......: ح،٣٧٦٤.
❷ سير اعلام النبلاء: ٢٠٦/١.
❸ تقريب التهذيب، ص: ١٩٩۔

آپ کو ''ذوالجناحین'' کہا جاتا ہے کیونکہ جب غزوۂ موتہ میں ان کے دونوں ہاتھ کاٹ دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے بدلے میں دو پر عطا فرمائے، جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ صحیح بخاری میں شعبی رحمہ اللہ سے باسند منقول ہے:

((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ)) ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کہتے تو فرماتے: ''ذوالجناحین (دو پروں والے) کے بیٹے! تجھ پر سلام۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس طرز تخاطب میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((هَنِيئًا لَكَ، أَبُوكَ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ)) ❷

''تجھے مبارک ہو! تیرا باپ آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے۔''

یہ حدیث طبرانی میں حسن سند کے ساتھ مذکور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس مفہوم میں حضرت ابوہریرہ، سیدنا علی اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((إِنَّ جَعْفَرَ يَطِيرُ مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، لَهُ جَنَاحَانِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ مِنْ يَدَيْهِ)) ❸

''سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ اللہ

---

❶ صحيح البخاري، فضائل اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب جعفر بن أبي طالب الهاشمي رضی اللہ عنہ، ح: ٣٧٠٩.

❷ فتح الباري ٩٨/٧.

❸ فتح الباري ٩٨/٧.